بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذہنی معذور بچے کے لئے بیمہ کروانا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک بچہ ذہنی طور پر معذور ہے، اور اس کے ہاتھ پاؤں بھی صحیح طرح سے کام نہیں کرتے، کیا اس بچے کے لیے بیمہ (انشورنس) کروایا جاسکتا ہے، شاید مستقبل میں بچے کے لیے کچھ پیسے کام آجائیں، یا اس کے لیے بہتری کا سبب بن جائیں۔؟

جواب

انشورنس کروانا حرام وگناہ ہے۔ لائف انشورنس سود پر مشتمل ہے، کیونکہ اس میں جو رقم جمع کروائی جاتی ہے، وہ انشورنس کمپنی پر قرض ہوتی ہے، کہ اتنی رقم کی ضرور واپسی ہوتی ہے، اور اس قرض کے ساتھ اضافہ مشروط ہوتا ہے، اور قرض پر مشروط اضافہ سود ہوتا ہے؛ اور سود لینا حرام اور سخت گناہ ہے۔

نوٹ: بچے کا رزق بھی رب العلمین عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے، لہذا جائز طریقے سے اس کے لیے تدبیر کریں، حرام میں پڑکر گناہ گار نہ ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ ترجمہ: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔ (پارہ 12، سورہ ہود، آیت 6)

تفسیر خازن میں ہے "الدابة اسم لكل حيوان دب على وجه الأرض۔۔۔والمراد منه الإطلاق فيدخل الآدمي وغيره من جميع الحيوانات إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا يعني هو المتكفل برزقها فضلا منه" ترجمہ: دابہ ہر اس جاندار کو کہتے ہیں جو زمین پر چلتا پھرتا ہو۔ یہاں مطلق جاندار مراد ہے، لہذا اس میں انسان اور دیگر حیوانات داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان تمام جانداروں کے رزق کا ضامن ہے۔ (تفسیر خازن، جلد، صفحہ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

سود کی حرمت کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود۔ (پارہ 3، سورۃ البقرہ، آیت 275)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "كل قرض جر منفعة فهو ربا" ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع کھینچے، تو وہ سود ہے۔ (کنز العمال، ج 16، ص 238، مطبوعہ: بیروت)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”کل قرض جر نفعا حرام ای اذا کان مشروطا“ ترجمہ: ہر وہ قرض جو مشروط نفع لائے حرام ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب القرض، جلد 7، صفحہ 413، مطبوعہ: کوئٹہ)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”بر بنائے قرض کسی قسم کا نفع لینا مطلقا سود و حرام ہے، حدیث میں ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”کل قرض جر منفعة فھو ربا“ رواہ الحارث فی مسندہ عن امیر المومنین المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ ترجمہ: جو قرض کوئی نفع کھینچ کر لائے وہ سود ہے۔ اس کو حارث نے اپنی مسند میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔۔۔ یعنی اگر قرض اس شرط پر دیا کہ نفع لیں گے، تو وہ نفع بر بنائے قرض حرام ہوا۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 223، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5243

تاریخ اجراء: 16 صفر المظفر 1448ھ/01 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net